

Registered No. A 763
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)
S. Fazlullah Artist

بڈھے جوان بنگئے

جرمنی کی تازہ اور حیرت انگیز ایجاد

آلۂ نامردی

اس نئی ایجاد کا نام ہے جرمنی کے مشہور ڈاکٹر [illegible] اور [illegible] کی سالہا سال کی محنت اور تجربہ کا نتیجہ ہے ۱۹۲۸ء میں دُنیا کے ہر ایک ملک میں رجسٹرڈ اور پیٹنٹ کیا گیا ہے تب اب کوئی اندرونی یا بیرونی دوائی یا مرہم وغیرہ کی ضرورت نہیں **استعمال میں صرف ایک منٹ لگتا ہے ہم گارنٹی کرتے ہیں کہ ایک منٹ میں کامیابی یقینی اور لازمی ہے ورنہ قیمت واپس** دی جائے گی جرمنی نے جہاں اور باتوں میں نام پایا ہے وہاں اس ایجاد میں بھی خوب کمال کیا ہے۔ کمزور سے کمزور انسان بھی ایک منٹ میں مرد بن سکتا ہے چونکہ یہ اصلی ایجاد ہے اس لیے [illegible] آدمیات سے بہت اعلیٰ ہے۔ کیونکہ [illegible] کی کمی کو پورا کرنے کے لیے دُنیا کو معلوم ہے کہ دوائی کے بہت سے آدمی مارے گئے ہیں اسی لیے آلہ ایجاد کیا ہے اور خوشی ہے کہ ہندوستان بھر میں یہی ایک واحد آلۂ نامردی جرمنی کی ساخت ہے۔ کہیں اسی کی وجہ سے دھوکہ میں نہ آجائیں قیمت پندرہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک مفصل حالات کے لیے ہمارا رسالہ [illegible] مفت طلب فرماویں۔ تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہو:

انٹرنیشنل کمرشیل کارپوریشن [illegible] بٹالہ
ضلع گورداسپور (پنجاب)

صرف خوردنی خضاب کھائیے

اگرچہ کھانے والے خضاب کا شہرت میں [illegible] ہیں کیونکہ [illegible] باہر ہونے کی بعض مشکلات پر نظر رکھ کر ہم نے ایسا خوردنی خضاب جو بقدر ضرورت ہیں ہو چکے صرف ۔ یوم کے متواتر کھانے سے اور [illegible] بال ہمیشہ کے لیے سیاہ ہو جاتے ہیں بلکہ چہرہ کا رنگ روشن بھی ہو جاتا ہے [illegible] ہمیشہ کے لیے کھوتا ہے۔ آنکھوں میں طاقت۔ دماغ میں تراوٹ پہنچاتا ہے۔ بال جیسے ہی وقت سے پہلے وقت پر سفید ہو گئے ہوں وہ سب از سر نو سیاہ ہو جائیں گے۔ بینائی کو [illegible] کرتی ہے کی [illegible] کی عادت جاتی رہتی ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھا دیتا ہے اور [illegible] کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جو کھائے وہی [illegible] قوت باہ بڑھاتا ہے [illegible] استعمال ہے کہ [illegible] نوجوانوں میں شمار کرنے لگتا ہے۔ غرض اسکے کھانے سے [illegible] شباب قربان ہوتا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ ایسے اب آپ اور مختلف خضابوں کی شیشیاں توڑ کر پھینک دیجئے اور اسے استعمال کیجیے بڑے بڑے سند یافتہ حکیم ڈاکٹر وید وغیرہ کثیر تعداد میں [illegible] شہرت حاصل کر [illegible] پیدا کر رہے ہیں جس قصبہ یا گاؤں میں اس کا پارسل پہنچ جاتا ہے۔ اس کے حیرت انگیز فوائد کو دیکھ کر [illegible] کی وجہ سے [illegible] ہوتے آرڈر آتے ہیں لطف یہ ہے کہ ہر [illegible] ہمیشہ ہر جگہ سفر حضر میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ پارسل ہے قیمت کل بکس خوردنی خضاب کی صرف سات روپیہ آٹھ آنہ [illegible] مع محصول ڈاک وغیرہ۔

سارٹیفکٹ ملاحظہ ہو

عالیجناب رفیع احمد صاحب سکریٹری کانگریس خلافت کمیٹی [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا مرسلہ خضاب خوردنی استعمال کیا گیا ہے کہ بال جو عنفوان عالم شباب ہی میں سفید ہو گئے تھے [illegible] کے استعمال سے بالکل سیاہ ہو گئے [illegible] دوستوں کے لیے دو بکس اور بھیج دیجئے۔

مقامی اخبار شیعہ کالج نیوز نے مورخہ [illegible] ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں لکھا ہے کہ ہم نے خضاب خوردنی کا تجربہ کرایا تو واقعی سفید بالوں کے سیاہ کرنے میں بیحد مجرب ثابت ہوا علاوہ اسکے دافع نزلہ، مقوی باہ، مقوی جگر اور [illegible] وغیرہ کے حق میں تو اکسیر ہے۔

عالیجناب منیجر صاحب کارخانہ فقیری [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا خضاب خوردنی بہت مفید ثابت ہوا [illegible] جلد [illegible] بکس [illegible]

ایڈیٹر صاحب روزنامہ ہمدم [illegible] ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں خضاب خوردنی کے متعلق رقم طراز ہیں کہ [illegible] خصوصاً اعصابی [illegible] کو تقویت دیتا ہے [illegible] صاحب [illegible] ہیں [illegible] علاوہ اسکے **آپکے امیاں کے لیے صدہا** [illegible] کی [illegible] سیاہ ہو جاتے ہیں [illegible]

المشتہر: منیجر کارخانہ خوردنی خضاب حکمی شفا لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۳ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ؎ مع محصول ڈاک۔
مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جن صاحبوں کو قوت مردی کا [illegible] منظور [illegible] ہو وہ [illegible] جواب کے لیے [illegible] پتہ [illegible] لکھنؤ۔

سیاحت ظریف

یعنی
منشی سید سجاد حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ [illegible] اور شاعر کی [illegible] استادی سے [illegible] اور [illegible] ہے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

محرم قریب ہے

رشید لکھنؤ کے [illegible] مرثیہ گو [illegible] حضرت پیارے صاحب رشید کی سوانح عمری اور کلام کا بہترین انتخاب جس کا مطالعہ ہر ایک صاحب ذوق کے لیے باعث [illegible] قیمت علاوہ محصول ڈاک ؎

معراج الکلام – لکھنؤ کے مشہور مرثیہ گو جناب [illegible] صاحب [illegible] کی سوانح عمری اور کلام [illegible] ہر ایک صاحب ذوق کو [illegible] کرنا چاہیے۔
قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

المشتہر
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۰ نمبر ۲۷

مضامین غیر

مورخہ ۵ جولائی ۱۹۲۵ء

ہندی شاعری اور لطائف

(۱)

رگھوناتھ راؤ پیشوا کے دربار میں ایک باکمال شاعر "پدماکر" گزرے ہیں ان کے حالات پھر کبھی پیش کیے جائیں گے اس وقت دو لطیفے ان کے سن لیجیے۔

ایک بار پدماکر کسی دوسرے رئیس کے دربار میں بیٹھے تھے علاوہ انکے اور شعرا بھی تھے۔ ان میں انکے سالے بھی موجود تھے۔ پدماکر اپنے کلام میں لفظ "بیر" یعنی بھائی اور "تہاری سونہہ" یعنے تمہاری قسم اکثر باندھا کرتے تھے۔ اس موقع پر جو چھند یعنی نظم انھوں نے پڑھی اسمیں بھی یہ دونوں تھے۔

اے کئے سنگ حال نند لال او گلال دؤاو۔
درگن گئے جو بھری آنند مڑے نہیں۔
دھوئے دھوئے پدماکر تہاری سونہہ۔ اب تو
اُپائے ایکو چت میں چڑھے نہیں۔
کیسے کروں کہاں جاؤں کاسو کہوں کون سنے۔
کواو تو نکاسو جاسوں درد بڑھے نہیں۔
اے رے میرے بیر جیسے تیسے ان آنکھن تے
کاڈھی گو ابیر پے اہیر کو کڈھے نہیں۔

اکیسے سنگ = ایک ساتھ۔ حال = ابھی۔ درگن (چھم) آنکھوں۔ آنند مڑے نہیں۔ یعنی مسرت نہیں۔ دل میں کلفت ہے۔

ترجمہ۔ اس وقت میری دونوں آنکھوں میں گلال اور نند لال (سری کشن جی) دونوں ایک ساتھ بھر گئے ہیں اسلیے کلفت ہے۔ اے پدماکر تیری قسم دھوتے دھوتے ہار گئی کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آتی۔

کیا کروں کہاں جاؤں کس سے کہوں کون سنے
کوئی تو نکالو کہ درد بڑھ نہ جائے۔

اے میرے بیر (بھائی) جیوں تیوں کر کے ان آنکھوں سے عبیر تو نکل گیا مگر اہیر (سری کشن جی) کوئی نہیں نکالتا "کڈھے" یعنی "کوئی کڈھے" نہیں کاڑھتا نہیں یعنی نکالتا نہیں۔

اس کبت کو دربار میں پڑھ کر پدماکر نے شعرا سے سوال کیا کہ بتلایئے اسمیں "نائکا" یعنی اس مضمون کا اظہار کرنے والا کون ہے۔ ہر ایک شاعر نے اپنے علم و لیاقت کے مطابق بتلایا۔ انکے سالے سے نہ رہا گیا ان کو ایک دل لگی سوجھی جس نے کل محفل کو لوٹن کبوتر بنا دیا۔ سالے ہونے کی وجہ سے ان کو مزاح کرنے کا حق تھا کہنے لگے۔ مجھ سے پوچھو تو اس چھند کی نائکا پدماکر جی کی بہن ہے جبھی تو اس نے کہا ہے "پدماکر تہاری سونہہ" اے پدماکر تیری قسم اور پھر کہا "اے رے میرے بیر" سوائے پدماکر جی کی بہن کے اور کون انھیں بیر یعنے بھائی کہہ سکتا ہے۔ اسپر ایک زعفرانی قہقہہ پڑا اور کل محفل گونج اٹھی۔ بیچارے پدماکر بہت خفیف ہوے دل میں ارادہ کر لیا کہ اب کبھی بیر اور تہاری سونہہ نہ باندھونگا۔

(۲)

ایک بار یہ رگھوناتھ راؤ پیشوا کے دربار میں بیٹھے تھے پیشوا کی تعریف میں یہ کبت انھوں نے پڑھا۔

سمپتی سومیر کی کوبیر کی جو پاوے تاہی تُرت
لٹاوت بلمب اُر دھارے نا۔
کہیں پدماکر سو ہیم ہیہ ہاتھن کے ہلکے (حلقے)
ہجارن (ہزاروں) کے تُر بچارے نا
دینے گج بکسی (بخش) مہیپ رگھوناتھ راو یاہی
گج دھوکے کہوں کاہو دیئی ڈارے نا
یاہی ڈر گریجا گجانن کو گوی رہی گرین تے گرے تے
نج گودتے اوتارے نا۔

سمپتی = دولت۔ سومیر = سونے کا پہاڑ (کان طلا) کوبیر = دولت کا مالک (ستم) بلمب = دیر۔ ار = دل۔ دھارے نا = دھرے نہیں نہ رکھے۔ سو ہیم = عمدہ سنہرا۔ ہیہ = سینہ۔ تر = بہتر درمیان۔ مہیپ = راجہ۔ گریجا۔ گری پہاڑ۔ جا بیٹی جائی دختر۔ پہاڑی راجہ کی لڑکی مہادیو جی کی بیوی جنکو پاربتی کہتے ہیں۔ گجانن = گنیش جی مہادیو جی کے لڑکے۔ گج ہاتھی آنن = منہ۔ یعنے ہاتھی کا ایسا منہ۔ گوے رہی = چھپائے ہے۔ گرین تے = پہاڑ سے یعنے کیلاس پربت سے جہاں مہادیو جی کا قیام ہے گرے تے = گلے سے۔ نج گودتے = اپنی گود سے۔

ترجمہ۔ اگر سومیر اور کوبیر کی دولت مل جائے تو فوراً لٹا دے دل میں کچھ سوچ بچار نہ کرے۔

پدماکر کہتا ہے کہ عمدہ سنہرے سینے والے ہاتھیوں کے ہزاروں حلقوں کا کچھ خیال دل میں نہ لائے۔ راجہ رگھوناتھ راو ہاتھی بخش رہے ہیں اس ڈر سے کہ کہیں کسی کو اسے بھی (گنیش جی کو) دے نہ ڈالیں پاربتی جی گنیش جی کو چھپائے ہوئے ہیں۔

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ ۰

بعدالت [illegible] اجلاس چودھری محمد علی صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر [illegible] ضلع بارہ بنکی۔

[illegible] قوم [illegible] ولد [illegible] خان ساکن موضع [illegible] پرگنہ [illegible]

۱۔ نور حسین خان
۲۔ [illegible] حسن خان } پسران محمد حسن خان — مدعی

بنام

[illegible] حسین خان ولد منصب خان ساکن موضع [illegible] پرگنہ [illegible] تحصیل [illegible] — مدعا علیہ

[illegible] سال [illegible] ۱۹۲۳ء [illegible] اگست ۱۹۲۵ء [illegible] وقت [illegible] بجے دن کے بمقام [illegible] باصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے آگاہ کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعوے کا [illegible] تم کو لازم ہے کہ [illegible] دستاویزات پیش کرو جن پر تم [illegible] استدلال کرنا چاہتے ہو۔ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر [illegible] حاضر ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ [illegible] جولائی ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

اپنے گلے سے لگا لیا ہے اور گود سے نہیں اتارتیں ورنہ آپ پہاڑ سے نیچے اترتی ہیں۔ اسوقت دربار میں بڑے بڑے پنڈت اور شاعر بیٹھے تھے پیشوا نے پنڈتوں سے مخاطب ہو کر کہا: کہئیے آپ لوگوں کی رائے میں پدماکر کا یہ چھند کیسا ہے؟ پنڈتوں نے جواب دیا۔ مہاراج چھند تو اچھا ہے مگر کسر اتنی ہی ہے کہ وہ بھاشا میں ہے۔ یعنے بھاشا میں ہونے سے قابل لحاظ نہیں۔ پدماکر بہت رنجیدہ ہوئے اور دل میں کہنے لگے کہ میں نے تو خون جگر کھا کر یہ اچھوتا مضمون باندھا اور ان پنڈتوں نے بڑی بے قدری کی نگاہ سے دیکھا میری محنت ہی خاک میں ملا دی کچھ دیر بعد لگے پنڈتوں کو گالیاں دینے اور صلواتیں سنانے۔ دربار میں ہلچل مچی پنڈتوں نے ناراض ہو کر پیشوا سے شکایت کی کہ مہاراج دیکھئے پدماکر جی ہمیں کیسی بیہودہ گالیاں دے رہے ہیں۔ پیشوا نے مخاطب ہو کر پدماکر سے سبب پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا مہاراج بھاشا قابل لحاظ نہیں اسمیں کچھ سار نہیں میں نے جو کچھ کہا ہے بھاشا میں کہا ہے۔ پنڈتوں نے ابھی ابھی کہا ہے کہ چھند بھاشا میں ہونے سے قابل لحاظ نہیں اسی بھاشا میں گالیاں بھی ہیں اسپر کیوں لحاظ ہو۔ یہ لوگ بے کار مجھ سے ناراض ہوتے ہیں۔ یہ سن کر دربار کی رنگت ہی دگرگوں ہو گئی ہر شخص بے سبب مسکرایا گھٹنے والے ہنس پڑے۔ پیشوا بہت خوش ہوئے اور پدماکر کو انعام و اکرام سے خوش کر دیا۔

"ندیم منتہدی"

(۱۲) ٹیلیفون نامہ۔ غالباً یہ اس فہرست کا نام ہے جو ہر ٹیلیفون کے آلہ کے ساتھ رکھی جاتی ہے تاکہ جہاں کہیں ٹیلیفون لگا ہوا ہے اسکے نمبر ہر شخص کو معلوم رہیں۔ اور ٹیلیگراف آفس کو ہدایت کی جائے کہ اس ٹیلیفون کا سراغلاں نمبر سے ملا دو۔ نامہ کی لفظ سے ذہن کسی کتاب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ آمدنامہ۔ بلی نامہ۔ چوہے نامہ۔ کودکونامہ۔ یا دستاویز یاد آجاتی ہے۔ رہن نامہ۔ بیعنامہ۔ نکاح نامہ۔ اقرارنامہ۔ اگر مترجم صاحب یہ نہ کہتے کہ ٹیلیفون نامہ سے پتہ دیکھ سکتے ہیں آکسفورڈ اسٹریٹ میں ایکن فرنیشنگ کمپنی کی دوکان کی طرف چلا تو ہم کبھی ٹیلیفون نامہ کا مطلب نہ سمجھ سکتے۔

(۱۳) گوسفندی داڑھی۔ داڑھی کی یہ قسم واقعی نرالی ہے۔ دیہاتی مثل ہے کہ

ایک داڑھی مان منوہر ایک داڑھی بھتو
ایک داڑھی خلق فضیحت ایک داڑھی جھنڈو



مسٹر برید و فراواں بجانہ رہا۔
اوسے بھی کا غذی مرتقادم کی جگہ ردی کی ٹوکری کے سوا اور کہاں ہے۔ اسی میں سر ڈال دو۔

حلقۂ مسموم

(نمبر ۲)

مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۲۵ء

(۱۰) مذاق بمعنی مزاج۔

(۱۱) اور داڑھی پھر اعتراز کرنے لگتی تھی جہاں آسان اور فصیح لفظ مل سکتی ہو وہاں مشکل نادر یا اجنبی لفظ کا استعمال غلط ہے۔ اعتراز کی جگہ اینٹھنے کی جنبش کرتی یا اگر مقصود فراز ہے تو اٹھنے کو دلی کا ہی ٹھہرا دینے کا تماشا دکھاتی بھبھولا بھڑتی سے بے مقصد ادا ہو سکتا۔

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع تاریخ مقررہ سماعت اپیل

[illegible]

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible]

ان [illegible] نام کے علاوہ بھی بکھودا ڈھی گھٹنی ڈاڑھی
وہ قسمیں مشہور ہیں مگر واللہ یہ گوسفندی ڈاڑھی
آج [illegible] بھی۔

(۱۴) [illegible] کی سی پیپا ہوگئی یا خنگی معلوم ہنس کی نسی
بیماری ہے۔ حواس باختہ ہونا۔ گھبرا جانا یا گھبراہٹ
پیدا [illegible] نا سنا تھا مگر یا خنگی عجب اصطلاح ہے۔

(۱۵) [illegible] جن کے استوانے۔ ستون فارسی لفظ
ہے کہ [illegible] اسکا ترجمہ ہے عربوں نے اسے معرب
کیا [illegible] اسطوانہ یا استن کہا۔ جس غرض میں
انگریز [illegible] نے "نل" یا پیپا کہہ سکتے ہیں بعض جگہ
خود مترجم صاحب نے بھی نلکی اور پیپا کہا ہے مگر
خدا [illegible] پھر کیوں رائے بدل گئی۔ اگر عربی لفظ
ہی کی [illegible] رت تھی تو مصری کتابوں سے جو میکانات
کے فن [illegible] لکھی گئی تھیں اصطلاح مستعار لینی چاہیے
تھی [illegible] میں کئی فائدے تھے۔ عربی کی یہ کتابیں
یہاں [illegible] طالبعلموں کے واسطے آسان ہو جاتیں۔
ایک [illegible] نام کے دو مطلب نہ ہوتے کہ ستعارت
دوسرے [illegible] کی طرف فوراً ذہن منتقل ہو جاتا ہے
اور کہنے [illegible] والے کا مطلب دُھڑ میں پھنس جاتا ہے۔
اسکے [illegible] اردو میں اگر کسی خاص چیز کا نام بن
جائے تو [illegible] اس نقصان اور بدنامی سے بچ جاتی۔
اُردو [illegible] سے میں اکثر حضرات اعتراض کرتے
ہیں کہ [illegible] علمی کتابوں کے ترجمے کی صلاحیت
نہیں [illegible] اب تو ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر ایسی
ہی [illegible] احتیاطی جاری رہی تو شاید اردو کبھی
اس [illegible] نہ ہوگی۔

(۱۶) [illegible] یانی طرز تحریر یہ ہے کہ پہلے کہنے والے کا
نام کہتے [illegible] ہیں پھر قول نقل کرتے ہیں۔ انگریزی
میں [illegible] سے بانی پینے کا رواج ہے یعنی پہلے قول
نقل کر [illegible] تے ہیں پھر کہنے والے کا نام لیتے ہیں مثلاً
"بہ عجب [illegible] ابھی تباہی بک رہے ہو۔ تم یقیناً
جھک [illegible] تے ہو" زید نے کہا۔
"جب [illegible] ورنہ زبان گُدی سے کھینچ لی جائے گی۔
بکر نے [illegible] جواب دیا۔ "اور تم پولیس کے سپرد کر دیئے جاؤ گے
پہلا فقرہ [illegible] خیر مگر دوسرا فقرہ اپنے عجوبہ معنی کے سبب

نہایت بیہودہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ کوئی تعزیر کا
حسن نہیں ہے کہ قائل کا نام ڈھونکا دوسرے
اور فقرے کی دونوں ٹانگیں چیرتا ہوا گھس پڑے۔

(۱۷) کا کتا لینے کا کا تو۔

(۱۸) بال اب کہیں کہیں سفید ہو چلے تھے
بھئی کہیں کی نامعلوم سہم جگہ بھی واقعی مترجم صاحب
کے دیکھنے کے قابل تھی۔ محاورہ تو یہ ہے "کچھ کچھ
سفید ہو چلے"۔ لیکن اگر فارسیت کی ماننا مجبور
کرے تو یوں کہیے "جا بجا سفید ہو چلے تھے"۔

(۱۹) دُھندلا چبوک سلگایا۔ شاید دھندلے
دھواں دھار مراد ہے۔ دُھندلا ایک رنگ کا
نام ہے اور دُھوئیں کے رنگ کا پتھر بھی دھندلا
کہلاتا ہے۔ چپوق یا چبوک (پائپ) کی چھوٹی
نئی ہے۔

(۲۰) اشتعال انگیز اور جراحت آمیز بات
بات میں جراحت کی آمیزش بھی نئی سائنس ہے۔

(۲۱) متواتر ان تر۔ امیں "تر" نے کتاب کی
فصاحت سیکڑوں مقامات پر تتر بتر کی ہے۔
مسن تر۔ فہیم تر۔ اور اسی طرح کئی "تر" جابجا
بلکہ متواتر نظام دفتر عبارت کو ابتر کرتے پھرتے
ہیں۔ الحمذر بہتر بہتر جو بہتر سمجھ آئے۔

(۲۲) پھر ہاتھ لپیٹ کے اپنی نشست پر
دراز ہوگئے۔ چہرہ پر تبسم زیر خند نمایاں تھا۔
یہ حال دیکھ کہ خدانخواستہ ہاتھ میں بھڑ نے
چلکت دی یا کتے نے کاٹا۔ آخر ہاتھ کیوں لپیٹا۔
اور یہ نشست پر لیٹنے کے کیا معنے ہیں شاید
نشست کے معنے نشستگاہ لیے گئے ہیں۔
اور دراز ہوتے سے مطلب پاؤں پھیلا کے
بیٹھنے کے ہیں۔ تبسم زیر خند بھی شاید کوئی
دوا تھی جو چہرہ پر مل لی گئی۔

(۲۳) میں سسکیاں بھرنے لگا۔ یہ
سسکیوں کی خرابی ہے۔

(۲۴) اپنا منہ ہاتھوں سے ڈھک
لیا۔ غنیمت ہے کہ سر نہیں ڈھکا۔

(۲۵) متعدد دایہ خانوں میں بچے مرغیوں کی
بولیاں بولنے میں کافی شہرت حاصل تھی۔
دایہ خانوں سے مرغیوں کا تعلق ذری خارج از فہم ہے۔
ممکن ہے کہ مرغیوں کا زچہ خانہ کوئی ولایت میں ہو
جیسیں دائیاں بچہ جنانے کے عوض انڈا جنواتی ہوں۔
اور کہنے والا وہاں دائیوں کو دھکا دینے کے لیے
گڑ گڑا تا ہو جب وہ گڑگڑانے کی آواز سنتی ہوں
تو وہاں مرغی کی جگہ مرغا دیکھ کے گھبراتی ہوں مگر زیادہ
تعجب اسکا ہے کہ مادہ کی بولی کیوں سیکھی دائیوں کے
بھگانے کے واسطے مرغ کی بولی مناسب تھی۔
ایک صاحب اپنے پڑوسی بنیے کو کگڑوکوں کہہ کے
بہلاتے رہے سے دو کان بھیجتے تھے۔ آخر وہ
سمجھ گیا کہ یعنی سر بازار سے انڈا اسی سے ادا صحیح ہوا ہے۔
اب جو انھوں نے بانگ بے ہنگام لگائی تو بنیے نے کہا
"شادی کرو شادی ککڑوں کوں سے کام نہیں چلے گا"۔

(۲۶) بچے کی طرح ٹھمپوں ٹھمپوں کرتے۔ بچے
کی بولی نہیں ہے "ٹمل" کا برعکس "نکال کے لیے"
تو البتہ بچے کی بولی ہو جائے۔ اور پھر کسی کو زباندانی
میں شک نہ رہے۔ (باقی آئندہ)

راقم

خاکسار اوبار

غزل سر کوب

تیز ہے فکر رسا کا مری انجن کیسا
ریل بھی ساتھ پہنچتی نہیں ہانپتی کیسا
اُسکو لپٹا کے جو کی وصل کی خواہش تو کہا
خشک تنخواہ کے نوکر ہو یہ پاشن کیسا
دیکھ کر ڈھیر کا گُل مجھ سے یہ بولا وہ گنوار
حضرت ان پھولوں کے رکھنے یہ بیجن کیسا
دم میں طے کرتا ہے یہ ملک عدم کا رستہ
تیز ہے فکر رسا کا مرے نا گھن کیسا
سمجھا تھا سارے زمانے کو وہ بے عقل شعور
تھا خرد مند یہ شاہنشہ جرمن کیسا
نام جوتوں کی بدولت ہی یہ پایا سرکوب
ہوا مشہور زمانہ میں ہے فیشن کیسا

سوراج

وہم ہے احتمال ہے سوراج
اب تو خواب و خیال ہے سوراج
بچے زندہ محال ہے سوراج
کہ بہت خستہ حال ہے سوراج
نفسِ بد سے بچنا مشکل ہے
کہ ابھی خورد سال ہے سوراج
وہ سوراج اور ہی تھا مشترکہ
اب تو جنگ و جدال ہے سوراج
مالوی جی اکیلے لے لیں گے
ایسا کیا بچاؤ والا ہے سوراج
پیش خیمہ ہے جس کا فتنہ و شر
صاحب ایسا وبال ہے سوراج
خود پسندوں سے آپ کہہ دیجیے
اصل تو محال ہے سوراج

تعصب

آج اپنی زور حاصل ہے معراج تعصب کو
کل ہند سمجھتا ہے سرتاج تعصب کو
ہم جس کے لیے ڈھونڈتے تھے سرنہ ملا ہم کو
ہاتھ آ گیا بالآخر وہ راج تعصب کو
معلوم نہ تھا ہم کو سوراج ہے کیا لیکن
اب سمجھے کہ کہتے ہیں سوراج تعصب کو
دشنام سے گیتے تکرار و دنا بازی
سب دام میں ہیں لاتو اج تعصب کو
ہو جائے فرقت اب تو یہ عرض کر کے
کیا خوب ہوئی حاصل معراج تعصب کو

ضیف لکھنوی

سرکوب فتحپوری

عطر وکٹوریہ کے لیے خریداری ضرور کیجیے ... مدم لکھنؤ کی لکھابت صاف ... نمبر

پنچ مل خدا۔ خدا مل پنچ

"جہاں آتش دہکا سہ"

دل بے مدعا پایا جو جس نے
اسے مایوس ہونے کا سبب کیا

لارڈ ریڈنگ کے ولایت تشریف لیجانے پر جس کا ہو جی چاہے دھر بیٹھے اور اس کا پیچھے گئے تھے اُس پہ گئے تھے مگر ہمیں یقین ہے کہ خالی راستہ ناپنے عزیزوں و دوستوں کو ایک نظر دیکھنے اور مفت میں خزانۂ ہند سے آمد و رفت کا خرچ حاصل کرنے گئے تھے۔۔ ہاں ہندوستان کی بیماری کا علاج تو انجناب کو سکی اُمید کبھی نہ تھی نہ آج ہے۔ ہم مختلف کارٹونوں میں اپنے ان خیالات کا اظہار برابر کرتے رہے اور وہی ہوا جو ہم نے کہا تھا یعنی ہاتھ جھلاتے ہندوستان کو کرتے رہنجیے ہیں رہتے بھلے سنبھلے آئیں گے اور دور بیٹھے سے بچیلوں سے گئے تھے مانگنے زر

نہ پائی جنبش کو بھی تو تعجب کیا

لارڈ برکن ہیڈ نے دیئے فاضلانہ یاد رہنا کوئی بات مبہم نہیں رکھی ہے سب کچھ کہہ گئے ہیں ہم کہتا کہ ہوس آف لارڈز میں برکن ہیڈ نے جیسی بیان کے بہ زبان دل لگی بات تو نواب مقدر بیٹھے کتنے ہیں خالی از مغز تقریر کی حماقت ہے بھلا کوئی بڑا منطقی ثابت کرے کہ فلاں بات انھوں نے اپنی قومی خود غرضی کے خلاف کہی یا فلاں جملہ خود مطلب پن کی حد سے خارج ہے۔ تو ہم جانیں کہ ہاں بڑا منطقی ہے۔

وہ فرماتے ہیں بر زبان پنچ کہ ہندوستان کے اُلجھے ہوئے پیچ کو سلجھا دینا کوئی کھیل نہیں ہے۔ یہ سوت نہیں کہ کاتا اور لے دوڑی۔ یہ سوت ہے سوت جس کی رسہ و مزدوری کا کام ہے۔ آج تک یہ بوجھ لاد دیا انگریزوں نے کہ کانپ گئے تھے کہ کھل پڑا۔ مگر آپ چاہتے ہیں تو دلائل بیچ کی روانی کی رد ضروری تھی ہندو چینیوں کا منتظر اور آپ موجود ہیں کہ شوق دیدار میں جیتا ہے۔

میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے صبر سے کام لیا اور ناک میں تنی نہیں چڑھائی۔ آچھیں آچھیں ...

یہ مسٹر بالشان حسب شاہ عادل ہے کہ واقعی برکن ہیڈ صاحب کو اس مواد کی فراہمی میں بڑی عرق ریزی کرنا پڑی ہوگی بس کچھ نہ پوچھیے دل لگی بازوں سے روایت ہے کہ فکر گہرے کو وہ اوقات کی چیتلی تک پہونچی کشتی زرخ کا پنیہ آٹا ملا کیا ہے جس کے ناس بنائی جب کہیں چینگ کے ساتھ اس دوڑ کے بڑے اطوار (واقعات) کی شکل آسان ہوئی بھلا بتایئے یہ یا ایسی ہی کوئی اور تقریر خالی از مغز ہے سکیں ہیں اور دورقی ہیں اگر آٹھ مہینوں میں صرف حالات بیان کرنے کی قابلیت اور اپنے لوگوں کی مدح و ثنا کی استعداد پیدا ہوئی تو بیشک تجھیلی پر سرسوں جمی پیٹ منگنی پٹ بیاہ ہوا۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہم نے اور دوست ریڈنگ نے جو کچھ کیا تھا اس کی اطلاع دارالشفا کو بھی دیتے رہے مگر یہ اطلاع انھیں کسی بات کی ذمہ دار نہیں بناتی ہے ہم حکومت ہند کا مشورہ لیے بغیر چینگ (فیصلہ) نہیں کر بیٹھتی۔ دیکھیے یہ جملہ بھی منطق کی رو سے ٹھیک ٹھاک چاروں پہلوؤں سے درست ہے بالکل خالی از مغز نہیں۔ سراسر گودا بھرا ہے۔

اس کے بعد سب سے ضروری چیز جس کا ورقہ وہ ایسی دلکش ایسی دلربا ایسی ہر دلعزیز ایسی پیاری چیز ہے جس کا نام لیتے ہی منھ میں پانی بھر آتا ہے آنکھوں میں روشنی دل میں ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے ایسی روشن چیز ہے کہ ہندوستان پارے دکھائی دیتی ہے وہ کیا؟ اجی حضرت وہی ہندوستانیت علیہ السلام یعنی ہندوستان کی مالی حالت جو کئی ٹیکس و نکس اور ٹیکس کی بدولت سفید پوش ہند کنگلوں کی طرح چالاکی جاتی جو نظر آ رہی ہے کسی کو نہ میں کہیں مد موقعہ معمولی بات نہیں اور خواہ مخواہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اگر تقریر میں نہیں تو فحوا ضرور کچھ دلچسپ کرتا جملہ تا مغز نکل رہا ہے چاہے اہل ہند کے نشست میں اس



معانقۂ پُر اشتیاق

" اور ناچ کھلاڑی ڈھنگ دھنا - مانگ ہجور لوگوں سے انعام "

اس مغوی مغز سے کوئی کمی نہ آئے۔ وہ جیسے گھٹتا گھٹ رہے دبلے رہے ویسے برس۔ سوکھے ساون اور ہرے بھادوں سب یکساں۔ مگر جائیں ہے تو گوارا۔ اگر کچھ قصور ہے تو ہندوستانی معدے کا۔ کسی کو کچھ نہیں پہنچا۔ ہندوستان کو دولت ہضم نہیں ہوتی اگر ہاضمہ درست ہوتا تو محمود غزنوی غازی کا خزانہ کیونکر بھرتا۔ نادر شاہ کو خزانہ جیبوں کا غیر منہضم حالت میں کیونکر ملتا۔ آگے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اس غیر منہضم غذا سے آجتک قوی معدے سیر ہوتے ہیں۔ مال کے بعد زراعت کا تذکرہ ہے اور یہ بھی خالی از مغز نہیں۔ ایسے ہرے ہرے سبز سبز باغ دکھائے ہیں کہ بھوکوں کا دل ہی جانتا ہوگا یارو جلدی جلدی بغلیں بجاؤ اب کیا چاہیے۔ نرا گودا ہی گودا ہے۔ لاٹ صاحب فرماتے ہیں :۔

کہ ہندوستان کے واسطے بڑا دھوم دھامی لہلہاتا مستقبل موجود ہے ادھر دیکھو خوشی ادھر دیکھو خوشحالی۔ کسر ہے تو اتنی کہ ہندوستان کو ابھی قدر آپ نہیں ہے جو اپنی کھیتی باڑی کی طرف ذرا سی توجہ کرے تو کیا سے کیا ہو جائے اگرچہ زراعت کا صیغہ منتقل ہو چکا ہے مگر اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم اسکی طرف سے غافل ہو جائیں۔ بھائی ریڈنگ سے اور مجھ سے اسکے بارے میں خوب چھن چکی ہے اب دیکھیے گا زرعی میری وزارت چل نکلے تو میں ہندوستان کی زمین کو آسمان بنا دوں گا۔

اس تقریر کو جو کوئی خالی از مغز کہے اسکی شکستہ مغزی میں کیا شبہ ہے۔ ہندوستان ایک سدا بہار ملک ہے۔ انگریزوں کی نگرانی سے یہ بہار اور بھی جوش پر آگئی آبادی فاقے کرتی ہے تو یہ اسکا مقدر۔ فطرت فیاض ہے اس نے سخاوت میں کوئی کمی نہیں کی۔ پیداوار کے پرانے دفتر سے نئے رجسٹروں کا مقابلہ کرو تو گھٹتے نہیں ہیں مزروعہ زمین اٹھ گئی بڑھ گئی ہے۔ انشاءاللہ سے یورپ تک کھانے والوں کو اگر ساری کھیتی چاہیے ہیں تو پڑ جائیں یاروں کے ساتھ رہنے کا مزا ہی یہی ہے۔ کابلی دور سے کھا جائیں تو خوش ہوں ہندوستانیوں کو پتا چاٹنے کی نعمت ہی بہت ہے۔

نقل ہے کہ ایک تھے میاں موتیا، ان کے مہمان ہوئے میاں ٹیپو مقام تھا ویران کچھ کھانے کو نہ ملا تو گلیوں میں گشت کرنے لگے اتفاق سے کوئی مسافر کابلی کھا کے نمک مرچ میں لتھڑا ہوا پتا چھوڑ گیا تھا میاں موتیا نے ٹیپو سے کہا لو بھائی بسم اللہ کرو۔ اب جو میاں ٹیپو نے پتا چاٹا تو بہت محظوظ ہوئے کئی فاقوں کے بعد پتا ملا تھا کہنے لگے بھائی موتیا واللہ کیا نعمت کھلائی ہے۔ میاں موتیا نے دیکھا کہ مزے دار پتے کی قدر ہی جاتی ہے تن کے بولے "یاروں کے ساتھ رہو گے تو یہی مزے روز رہیں گے"۔

زراعت سے لاٹ صاحب کو فرصت ملی تو یاد رفتگان نے دل میں ٹہوکا دیا۔ مسٹر مانٹیگو آنجہانی یاد آگئے انکی جتنی تعریف کی گئی بالکل خالی از مغز نہیں۔ فرماتے ہیں کہ واہ رے بہلول حکومت ہند کے نیستان میں کیا بے جگری کے ساتھ قدم رکھا ہے۔ فی الحقیقت یہ ایک مہیب جان لیوا اور مہلک تجربہ تھا۔ ہندوستانی بگرولوں کے سامنے چوکڑی بھانی بے کے جانا رستم سے بھی ممکن نہ تھا۔ یہ چوکڑی بھانی کہیں مقبول ہوئی اور کہیں سونگھ کے چھوڑ دی گئی۔ بہرحال مبارکباد کے مستحق ضرور ہیں۔ بھانی کی مقبولیت پر شکریہ قبول فرمائیں اور عدم قبول پر نکتہ چینی کا اولنا گروہ تو قبل از وقت مر گئے۔

انگریزی سلطنت کی آبادی ۳۴ کروڑ ہے اسمیں ۳۲ کروڑ ہندوستانی ہیں اگر ہندوستان ہاتھ سے نکل جائے تو ایک کروڑ ۳۲ لاکھ ۵۰ ہزار مربع میل رقبہ گھٹ جائے۔

یارو دیکھو اس مغز کو کس خوبصورتی سے لاٹ صاحب نے ۲۲ کروڑ کے ایک حصہ کو دوسرے حصے سے منضم کیا ہے۔ کہ دل لوٹ پوٹ ہو گیا۔ واقعی معشوقوں حسینوں کے دل ملانے کا یہی طریقہ تھا مسٹر مانٹیگو آنجہانی کی اصلاحی اسکیم سے ظاہر ہو گیا آج اس اسکیم کی بدولت دل ایسے مل گئے ہیں کہ کوئی کیمیاوی ترکیب کو کسی قسم کا تیزاب علیحدہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر ۲۲ کروڑ کے دوسرے حصہ کے آذوقہ کا بار فوراً پہلے حصہ کے سر آرہا تو سبحان اللہ پھر تو۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(باقی آئندہ)

مولانا پنچ کی نوٹ بک

از پنچ

کسی کہانی میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک دیو راستے میں پڑا رہتا تھا اور آنے جانے والے مسافروں سے کہتا تھا:۔

"او سیاہ سر و شاں سفید میں منہ کھولوں تو میرے منہ میں کود پڑ میں تجھے پلپلا کے نگل جاؤں"

آپ جانے ہمارے بھوسے مہاتما بھی اگلی روش کے فدائیوں میں ہیں۔ کلکتہ کے ہندو مسلمانوں میں عید ضحیٰ کے روز فساد ہوا۔ مہاتما کی رائے ہے کہ زیادتی ہندوؤں نے کی اور اسکی تلافی کی یہی صورت ہے کہ جن لوگوں نے مارپیٹ کی ہے وہ اپنے تئیں پولیس کے ہاتھوں میں دیدیں اور خوشی خوشی جیلخانہ کے دیو کے دہن میں چلے جائیں جیلخانہ کا دیو انہیں پلپلا کے نگل لے۔

یادگار آزادی

مری کے رائے صاحب لالہ بشیشر ناتھ گھوڑے پر سوار جاتے تھے سنتے ہیں کہ دو تین گورے چڑھے والوں کو گھوڑا پسند آیا اور انھوں نے سوار کی سائیس سمیت خوب کوبہ کاری کی جب رائے صاحب بیہوش ہو گئے تو گورے بھاگ گئے۔ شاید وہ سمجھے کہ رائے صاحب کے دشمن چل بسے آپ جانیے ہندوستانیوں اور مجبوروں کے پاس اظہار نفرت کے سوا اور کیا دھرا ہے چنانچہ جلسہ کیا گیا۔ ابھی جلسہ شروع نہیں ہوا تھا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب

وارد ہوئے آپ نے کہا کہ میں جلسے میں شریک ہونے کی غرض سے نہیں آیا ہوں بلکہ ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فعل کسی یورپین سے سرزد نہیں ہوا ہے بلکہ یہ لوگ امریکن ہیں اور ضلع آکسیں تیل نکالنے کا پیشہ کرتے ہیں چوتھی جولائی آزادی امریکہ کی یادگار ہے یہ لوگ عید منانے مری میں آگئے تھے مقدمہ میرے اجلاس پر پیش ہوگا اسلیئے واقعات بیان نہیں کرسکتا لیکن تیل نکالنے والی کمپنی کے منیجر سے میں نے ملاقات کی وہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر ۱۹۲۵ء میں بھی جولائی سے چوتھی جولائی تک امریکہ والے مری میں آئے تو احتیاطی کارروائی کی جائے گی۔

دیکھا آپ نے آزادی کی یادگاریں قائم کرتے ہیں غلام اور بے وارث قوم کے افراد جب تک بیٹے نہ جائیں حریت کی خوشی مکمل نہیں ہوسکتی یہ گورے بہت خوشی میں آگئے تھے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک بالکل بری الذمہ ہیں۔ منیجر کی رائے پر قناعت کرنی چاہیئے احتیاط کا وعدہ تو بیچارہ کرتا ہے ۱۹۲۵ء میں کچھ نہ ہوگا۔ رہ گیا ۱۹۲۶ء تو اسمیں ابھی سے خیال معقول نہ مادر اسکے علاوہ ان غریب آزاد منش گوروں کو یہاں کے رسم و رواج کا حال کیا معلوم تھا کہ ۱۹۲۵ء میں بہ حیثیت وتقریب یوم آزادی بھی زندہ درگور منوع ہے ۔ امریکہ میں تو غیر روں حبشی ادنیٰ ہی خوشی میں زندہ جلا دیئے جاتے ہیں۔ (غالباً)

ضعف طحال

اطباء اور ڈاکٹر برابر شہادت دیتے رہتے ہیں کہ ہمارے پاس تاپ تلی کی دوا بہت نایاب ہے جلدی کیجئے بھیجئے اور منگائیے مگر سب بیہودہ ہے کہ کیا نسخے کیا اس بیماری کا ایک ہی مخصوص علاج ہے وہ اس علاج کا مرجع صرف گورے کا وجود ہیں آپ اس ٹھوکر کا اعجاز دیکھئے کیا کمال ہے ایک ٹھوکر تپ مرض اور مرض دونوں اڑ گئے چنانچہ سلٹ میں ابھی ایک ہندوستانی نوجوان تلی کا علاج ڈپٹی منیجر کیا گئے ہیں کہ وہ ٹھوکر سے ٹھوکر کھا کر ہلاک ہو گیا کہ تلی تک ٹھیک دست گزار دے گا۔ پوسٹ مارٹم (تشخیص جراحی) کیا گیا ہے امید کرنی چاہیئے کہ تلی کا روگ باقی ہوگا نہ تلی۔

فی نفر ڈیڑھ دن اور ڈھائی سو

دو تلی گھاٹ میں سڑک پر آرام سے سو رہے تھے سڑک غالباً زیر درستی تھی اسلیئے کہ سپر آمد و رفت بند تھی۔ ایک صاحب بہادر نے کچھ پروانہ نوالی کو کہہ دیئے کہ "ہاں ہاں" کی مگر کوئی ہندوستانی تو تھے نہیں جو قاعدے قانون سے ڈرتے آپ نے موٹر بڑھائی اور رجان بوجھ کے قلیوں کو کچل دیا دونوں عدم آباد سدھارے۔ مگر دوسرے سنسنت مجسٹریٹ نے ایسی سخت سزا دی ہے کہ اب شاید ہی کوئی شخص اس جرم کا ارتکاب کرے یعنی ایک ہفتہ بامشقت قید اور پانچسو روپیہ جرمانہ۔ دوسرا انصاف یہ ہے کہ جرمانہ کی رقم مقتولین پر بشرط وضاحت تقسیم کردی ہے۔ پس فی نفر ڈیڑھ دن قید ہوئی اور ڈھائی سو جرمانہ بات یہ ہے کہ موٹر کار آلہ قتل تو ہے نہیں اور سڑک چاہے بند ہی ہو مگر چلنے کے لیے بنائی گئی ہے کسی کے سونے کے واسطے نہیں بنی ہے لہٰذا قصور صرف اتنا ہی ہے کہ باوجود ممانعت وہاں موٹر کیوں لے گئے اتنے سے قصور پر ایک ہفتہ قید اور پانچسو روپیہ جرمانہ بہت سنگین سزا ہے گرچہ یہ خیال صحیح ہے اور تجویز سزا کا سبب ہمارے اس خیال کے مطابق ہے تو موٹر کار عنقریب باقاعدہ پروانہ آلہ قتل بن جائے گی۔ ارادۂ قتل جبکہ عداوت ذاتی ثابت نہ ہوسکے کبھی ثابت نہ ہوگا۔ پس اسے اپنی موٹر مزے اڑاؤ جب جی چاہے ڈھائی سو روپیہ جیب میں ڈالو دو دنت قید رہنے کا شوق پیدا کرو اور جب چاہے اپنی جلد بازی پر قربان کردو۔

شب اول عروس نر گردد

تاریخ کی کتابوں میں متعدد واقعے زن شوہر مرد کے لکھے ہیں چنانچہ جلال الدین خاں نے کشکول میں بھی ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک لڑکی کی جس برس کے سن میں شادی ہوئی تخت کی رات عروس نے نوشاہ کا ٹھاٹھ بدل طرفہ ماجرا یہ کہ اسی رات بیس بیگمیں اور داڑھی کی داغ بیل بھی پڑ گئی خدا معلوم یہ قوت کس کونے کھدرے میں دبی دبائی پڑی تھی کہ رد گرفت جھگڑے کی بدولت عمل کھڑی ہوئی اور پردے کے اندر دونوں نوشاہوں میں شناخت کی پہچان نمایاں ہونے لگی۔

بالفعل بعض جرائد نے مقام کے حوالے سے ایک ایسے ہی واقعہ کی اطلاع دی ہے۔ یہ نوعروس خاتون ایک بیس سالہ مسلمہ ہیں جنھوں نے بتدریج نسائیت سے رجولیت کی طرف ترقی فرمائی اور آخر چون کہ ابھی خاصی مرد بن گئیں۔ پہلے تھیں صاحب خانم اب ہوگئیں صاحب بیگ۔ یا صاحب زمانہ زنانہ نہیں ہے مردانہ ہوگیا ہے۔ یورپ میں عورتوں کو مردانہ روش اختیار کرنے کا مرض پیدا ہوا ہے فطرت بھی انکی مرضی پر چلنے لگی ہے۔

کچھ تعجب نہیں کہ بچہ جننے کا کاروبار مسدود ہوجائے۔

نمونہ باز حضرات

اپنی استعداد و مذاق پر غور فرمائیے کہ جو نمونہ طلب فرمائیے۔

سخن جو درخشِ کفر بر جامے کہ زجل
زبانگ فرد شد نقش بیٹھا

بعد نمونہ دیکھنے کے وی پی سنگاؤ اور مطبوعہ متن کی وی پی آئے کے واپس کرنا تکلیف دہ ہے اگر مذاق موافق ہو تو منی آرڈر بھیجئے نقد ۔۔۔ (منیجر)

اصلی لذت النساء با تصویر

[illegible]

ایم پی آر اینڈ کو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سندھا سندھو کف، کھانسی، ہیضہ، درد پیٹ درد کینے، دست، سنگرہنی، نظر نزلہ وغیرہ کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا ہے جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتی ہیں۔ قیمت ۱۰ میں سب جگہ بکتا ہے۔

دودھ گنج کیسری جنی دودھ کو بڑھانے کے بڑھنے کھولنے والی لاثانی دوا قیمت ۱۲ر

بال سندھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط اور بچہ تیار بنانے والی مشہور دوا قیمت ۱۲ر ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — **بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی**

سول ایجنٹ اندرچند اینڈ کو لکھنؤ

دیوان چرکین

ظرافت کے بیش بہا جواہر کا نادر دیوان چرکین مجلد قیمتی اکروپیہ اور لکھنؤ کا مشہور ریختی گو شاعر میر یار علی کا دیوان جان صاحب اور دیوان ریختی عرف رنگیلی بیگم قیمتی ۱۲ر مجلد قیمتی اکروپیہ ۸ر ایضاً کلیات جان صاحب مجلد قیمتی ۳ آنہ جس کو چھپے پچاس ساٹھ سال سے بند تھا اب چھپ گیا ہے اخبار اودھ پنچ کا حوالہ دے کر جلد منگا لیجیے ورنہ پھر ختم ہو جانے پر ناکوں کف افسوس ملنا پڑے گا۔

پتہ

عظمت بک ڈپو لکھنؤ

آپ کی خواہش ضرور پوری ہو گی

اگر آپ خواہش رکھتے ہیں کہ ہم تمام امراض سے محفوظ رہیں ہمارا جسم مضبوط طاقتور اور پرزور ہو ہماری قوت حافظہ تیز ہو دماغ تندرست رہے ہماری بصارت ہمیشہ بحال اور ہمارے روحانی ہمیشہ کے لیے زندہ رہیں اور عمر دراز ہو کر ہماری اولاد بھی مضبوط عمر دراز اور خوش رہے تو مقویات مرجع عالم کا خطاب رکھنے والی اشونگ گولیوں کا استعمال کریں یہ گولیاں جریان، احتلام، رقت ..... نامردی وغیرہ کو تھوڑے ہی عرصہ میں دور کر دیتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عہ ۳ ڈبیہ عہ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

(لکھنؤ کا ایجنٹ) اندرچند اینڈ کو

مایوس نہوں

اگرچہ اشتہاری دنیا نے لوگوں کا یقین کھو دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ حلوائے عجیب تنہا صرف ۱۰ یوم کے لیے قیمتی ۸ر علاوہ محصول کے طلب فرمائیں اگر اس مختصر عرصہ میں یہ حیرت انگیز حلوا آپ کے ضعف و سستی کو ہٹا کر قوی و دراز کر کے کمی، کجی، لاغری، سستی، کوتاہی، نیز جلق کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو لیجیے ۱۰ یوم کے لیے صرف ۸ر علاوہ محصول ڈاک میں طلب فرمائیں۔ ۱۰ یوم تک جماع سے کلی پرہیز کریں خواہ نقل دوا مجبوری کرے پوری شیشی کے ہمراہ جواب بیکاری یا دوا فی مریض اصل مفت روانہ ہوگا قیمت پوری شیشی ۸ر ۱۰ یوم کا محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا۔ پوری شیشی لانے کے خریدار سے بصورت عدم فائدہ واپسی قیمت اور دس سال کے اندر اندر زائل ہو جانے پر دوبارہ مفت بھیجنے کا طلبیہ وعدہ۔

جوب ستی ایک گولی کھا کر گھنٹوں صحبت کا لطف اٹھائیے

لطف یہ ہے کہ اگر آپ کمزور بھی ہیں تو کسی طرح کا نشان بھی نہوگا جسم پھرتیلا اور نہایت قوی، چہرہ چمکتا زبان پر زور رکھیں گے ہرگز ..... نہوگا بعد جماع ایک گولی کھائیں تو تمام کمزوری اور تکان رفع ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائے گی اور پھر دوبارہ جماع کرنے کی قوت پیدا کر دے گی جتنی مرتبہ مباشرت کریں گے ہر مرتبہ پہلی ہی سی قوت پاویں گے مثل سید حضرت جیشہ استعمال کرتے رہتے ہیں جس کی بدولت ساٹھ سالہ بڈھا جوانی کا دم بھرنے لگتا ہے امساک کی اس سے بڑھ کر بے نظیر گولیاں نہیں فی درجن کی قیمت ایک درجن عہ (دو روپیہ)

سفوف شباب لطف ہے تجھ سے کیا کہوں واعظ ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

یہ سفوف بھی عجیب سفوف ہے کہ جس کو استعمال کر کے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے اپنی مطیع ہو جاتی ہے لطف کی زیادتی کی وجہ سے بیہوشی تک نوبت آئے گی عضو پہ مالش کرتے ہی امساک اور قوت کی بھرمار ہوگی زن اور شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہونچا دے گی سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہوگی کہ پھر اس عورت کی ایک دوسرا صحبت ذکر کے کاندہ دوسرے کسی کے ساتھ آمادہ ہوگی۔ اگر آپ نے اسکا استعمال نہیں کیا تو گویا آپ نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا قیمت ایک شیشی عہ دو شیشی عہ تین شیشی عہ۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہو قیمت واپس

طلاء ممسک ایک ہی رات میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے زبردست ممسک طلاء ایک گھنٹہ جماع میں غضب کی قوت پیدا ہوتی ہے کہ جیتی ہوئی ہے ضبط مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے امساک بدستور قائم رہتا ہے اور فریقین صبح تک زندگی ہو جاتی ہے دوران مباشرت قوت اور بھی بڑھتی جاتی ہے قیمت صرف دو روپیہ فی شیشی علاوہ محصول۔

روغن طلسمی یہ روغن بیحد لذیذ اور مسرور ہے صرف ایک شب استعمال کر کے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے مطیع ہو جاتی ہے اور لطف کی زیادتی کی وجہ سے صرف ایک دوسرے پر عاشق اور فریفتہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ۔ علاوہ محصول۔

جوب ممسک ایک گولی کھا کر گھنٹوں صحبت لطف اٹھائیے۔ لطف یہ ہے کہ اگر آپ کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کا تکان بھی نہوگا جسم پھرتیلا اور نہایت قوی رہیگا چہرہ بشاش تروتازہ رہیگا ہرگز ..... نہوگا۔ قیمت فی درجن دو روپیہ علاوہ محصول۔ حوالہ اخبار ضروری دیجیے۔

نوٹ۔ کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہو تو پلٹنے تحریر اپنی واپسی قیمت کی شرط ہے۔

عین الشفاء میڈیکل ہال لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

کیا صاحب امراض و مقابل کی تجربات کسی مستند حکیم کی برسہا برس کا مجرب معالجہ کرینگے دو عشرہ تیز دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل بنا دینگے اور اگر وہ چاہینگے تو اسکے ذریعہ دوا علاج میں سیکڑوں روپیہ کی نفع کمینگے اس میں ہر مرض کے دوا ہا مجرب نسخہ درج ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہو سکتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول چار کتاب یکجا خریدنے پر ایک کتاب مفت۔

مفت لو رسالہ ..... اپنے اور دوسرے خواہش مند لوگوں کے نام صرف پوسٹ کارڈ بھیجئے کہ **چراغ صحت** نامی رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یوپی)

فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار سنہیں ایس علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو تین ڈبیہ کی قیمت ۱۵ر چھ ڈبیہ کی قیمت ۱۲ر ایک درجن ڈبیہ کی قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد

موسمِ گرما کا تحفہ

قصہ ہے ظرافت کی جان

اودھ میں ابھی تک اس قصہ کا مثل نہیں

جھمپو!

یہ ظرافت نما اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور فال علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدا سے [illegible] جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہو گا لیکن [illegible] اور [illegible] کے خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب ناول ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے

قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ